ترجمة القرآن

مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمة الحديث

انسان کی گمراہی کے اسباب (۴)

دنیا کی خوشحال اور بدحالی کو کامیابی اور ناکامی کا معیار سمجھنا۔قولہ تعالیٰ ﴿وما ارسلنا فی قرية من نذير الا قال مترفوها انا بما ارسلتم به كافرون وقالوا نحن اكثر اموالا واولادا وما نحن بمعذبين﴾ (سورۃ سبا ۳۴۔۳۵) ''اور ہم نے تو جس بستی میں جو بھی ڈرانے والا بھیجا' وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ جس چیز کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو' ہم اس کے ساتھ کفر کرنے والے ہیں۔'' اور کہا ہم مال و اولاد میں بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم عذاب دیئے جائیں۔

قارئین کرام! قرآن کریم نے انسان کے گمراہی کے بڑے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی بتایا ہے کہ انبیاء کرام کے مخالفین کا یہ خیال تھا کہ جس کے پاس دنیا کی دولت کی فراوانی اور خوشحالی ہے' وہی کامیاب و کامران ہے اور جس کے پاس دنیا کی دولت نہیں' بلکہ غربت اور فقر وفاقہ اور خستہ حالی ہے' وہ حقیقت میں ناکام اور نامراد ہے۔ گویا کہ ان کے نزدیک عزت وذلت کا سبب دولت کا ہونا اور نہ ہونا تھا۔ قرآن حکیم نے اس غلط نظریہ کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ رزق کی کشادگی اور تنگی کامیابی وناکامی کا معیار نہیں بلکہ اللہ کے ہاں کامیاب و کامران اور معزز ومحترم وہ ہے' جس کے پاس ایمان وعمل صالح اور تقویٰ کی دولت ہے۔ جیسا کہ اللہ رب العزت نے فرمایا ﴿ان اکر لکم عند الله اتقاکم﴾ (سورۃ الحجرات) اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں پہلی قوموں کے خوشحال اور سرمائے دار لوگوں کی گمراہی انبیاء پر ایمان نہ لانے کا سبب یہ ذکر کیا ہے کہ ان کی دعوت کو قبول کرنے والے غریب لوگ تھے۔ جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے خوشحال طبقہ نے حضرت نوح علیہ السلام سے کہا ﴿انومن لک واتبعک الارذلون﴾ (سورۃ شعراء) ''کیا ہم تجھ پر ایمان لائیں جب کہ تیرے پیروکار کمینے لوگ ہیں۔''

عزت میں اضافہ کیسے......؟

((عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما نقصت صدقة من مال وما زاد الله عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد لله الا رفعه الله عزوجل)) (صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب العفو والتواضع) ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقے نے کبھی مال کم نہیں کیا اور عفوودرگزر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ ہی فرماتا ہے اور جو اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ اس کو ضرور اونچا کردیتا ہے۔''

قارئین کرام! مذکور بالا حدیث میں تین اہم ترین حقیقتوں کا بیان ہے۔ صدقے سے مال کم نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ بقیہ مال میں برکت عطا کر کے اس کی تلافی فرمادیتا ہے آخرت میں اجر اس کے علاوہ ہے۔

عفوودرگزر سے اللہ تعالیٰ انسان کی عزت ووقار میں اضافہ فرماتا ہے۔ کیونکہ معاف کرنے سے لوگوں کے دلوں میں اس کا احترام بڑھ جاتا ہے اور آخرت میں اجر وثواب میں زیادتی کی وجہ سے اللہ کے ہاں اس کے مقام و مرتبہ میں اور زیادہ اضافہ ہوجائے گا۔

اس طرح تواضع عاجزی اور انکساری کرنے والوں کی عظمت و رفعت بھی اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے یا پھر آخرت میں انھیں بلند درجات سے نوازے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مذکورہ حدیث پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔